خیارِ شرط کی تعریف نیز اسکی مدّت اور اسباب

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ خرید و فروخت (بیع و شراء) کے معاملات میں "خیار" یعنی کسی چیز کو قبول کرنے یا رد کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ اُن خیارات میں سے "خیارِ شرط" بھی ہے۔ اِس کی تعریف کیا ہے؟ اِس کی مدت کتنی ہوتی ہے؟ اور کن وجوہات یا اسباب کی بنیاد پر یہ خیار ختم یا ساقط ہو جاتا ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بعض اوقات خرید و فروخت کے وقت ایسا ہوتا ہے کہ فریقین میں سے کوئی ایک یا دونوں کسی چیز کو فوراً قبول یا رد کرنے کی کیفیت میں نہیں ہوتے۔ بائع یا مشتری کو مزید غور و فکر، مشورے یا کسی ماہر سے رائے لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض اوقات بائع کو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی چیز سستے داموں فروخت نہ کر بیٹھے یا مشتری کو یہ خدشہ ہوتا ہے کہ وہ چیز خرید کر بعد میں نقصان نہ اٹھائے یا اُسے اُس چیز کی مکمل پہچان نہ ہو۔ ایسی صورت میں شریعت نے انہیں یہ گنجائش دی ہے کہ وہ عقد میں یہ شرط رکھ سکتے ہیں کہ مخصوص مدت کے اندر انہیں یہ اختیار حاصل ہو کہ چاہیں تو بیع منظور کرلیں، ورنہ رد کردیں۔ یہ خیارِ شرط کہلاتا ہے۔

"التعریفات الفقھیۃ" میں خیارِ شرط کی تعریف یہ ہے: خِیارُ الشرط: هو أن یشترط أحدُ العاقدین أو کلاهما الخیارَ بین قبول العقد وردِّہ ثلاثۃ أیام أو أقلَّ۔ ترجمہ: خیارِ شرط یہ ہے کہ فریقین میں سے کوئی

ایک یا دونوں، عقد کو قبول کرنے یا رد کرنے کا اختیار تین دن یا اس سے کم مدت کے لیے شرط کے طور پر طے کرلیں۔ (التعریفات الفقھیۃ، الصفحۃ90، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

خیارِ شرط کی مدت:

اِس خیار کی زیادہ سے زیادہ مدت تین دن ہے۔ بہار شریعت میں ہے: خیار کی مدت زیادہ سے زیادہ تین دن ہے، اس سے کم ہو سکتی ہے، زیادہ نہیں۔ (بہار شریعت، جلد2، صفحہ649، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

اسبابِ سقوط: یہ خیار ساقط ہونے کے دو اسباب ہیں اور ہر سبب کی ذیلی صورتیں ہیں۔

(1)اختیاری	(1)صریح	واضح لفظوں سے بیع کو قبول کرنا۔
	عملی مثال	عمر نے ایک گھڑی خریدی اور یہ طے پایا کہ اسے تین دن کا خیارِ شرط حاصل ہوگا، یعنی تین دن کے اندر وہ چاہے تو بیع کو باقی رکھے یا فسخ کردے۔ دوسرے دن عمر نے دکاندار سے کہا: "میں نے گھڑی کو پسند کرلیا ہے، میں اس بیع کو نافذ کرتا ہوں۔"
	(2)دلالۃً	کوئی ایسا عمل کرنا جو بیع کو قبول کرنے پر دلالت کرے۔
	عملی مثال	آصف نے ایک موٹر سائیکل خریدی اور بیچنے والے سے تین دن کا خیارِ شرط لیا۔ اگلے دن آصف نے بغیر کچھ کہے اس موٹر سائیکل کو اپنے نام پر رجسٹر کروالیا، اس کا انجن آئل بدلوایا اور اس پر سواری بھی کی۔ یہ افعال (رجسٹریشن، مرمت، استعمال) اِس چیز دلالت کرتے ہیں کہ وہ بیع پر راضی ہے۔
(2)ضروری	(1)	مدتِ خیار کا گزر جانا

(اِس کی تین صورتیں ہیں۔)	عملی مثال	زید نے بکر سے کہا: "میں یہ کپڑے خرید تا ہوں، لیکن مجھے تین دن کا خیار چاہیے، تاکہ سوچ کر فیصلہ کر سکوں۔" بکر نے قبول کر لیا۔ اگر تین دن گزر گئے اور زید نے کوئی فسخ یا رد نہیں کیا، تو خیارِ شرط ساقط ہو گیا اور اب بیع لازم ہو گئی۔ اب وہ کپڑے واپس نہیں کر سکتا۔
	(2)	فروخت کنندہ (بائع) کا خیار کی مدت میں انتقال کر جانا
	عملی مثال	زید نے بکر سے ایک زمین خریدی اور کہا: "مجھے دو دن کا خیار دو۔" بکر نے قبول کیا، لیکن خیار کی مدت ختم ہونے سے پہلے بکر کا انتقال ہو گیا۔ اب بیع لازم ہو گئی، خیار ساقط ہو گیا، زید اب بیع کو فسخ نہیں کر سکتا۔
	(3)	إجازة أحد الشريكين
	عملی مثال	زید اور خالد دونوں نے مشترکہ طور پر ایک گاڑی بکر کو بیچی اور کہا: "ہم دونوں تین دن کے لیے خیارِ شرط رکھتے ہیں۔" اگر زید نے دوسرے دن کہہ دیا: "میں نے بیع کو قبول کیا، مجھے اعتراض نہیں" تو اب امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مطابق خالد بھی بیع کو فسخ نہیں کر سکتا، کیونکہ ایک کی اجازت سے دوسرے کا خیار ساقط ہو گیا۔

بدائع الصنائع میں ہے: "يلزم البيع نوعان في الأصل: أحدهما: اختياري، والآخر ضروري أما الاختياري، فالإجازة؛---والإجازة نوعان: صريح---ودلالة---(وأما) الضروري، فثلاثة أشياء (أحدهما) مضي مدة الخيار؛ لأن الخيار مؤقت به،---والثاني موت البائع في مدة الخيار عندنا،----(والثالث) إجازة أحد الشريكين عند أبي حنيفة رحمه الله بأن تبايعا على أنهما بالخيار، فأجاز

أحدهما بطل الخيار، ولزم البيع عنده حتى لا يملك صاحبه الفسخ۔“ اوپر جدول سے ترجمہ واضح ہے۔ (بدائع الصنائع، جلد05، صفحہ 267، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

یہی اسبابِ سقوط اِس مقام پر بھی موجود ہیں۔ (الفقہ الاسلامی وأدلتہ، جلد04، صفحۃ3114، مطبوعۃ دار الفکر)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9342

تاریخ اجراء: 26ذوالقعدۃ الحرام1446ھ/24مئی2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net